ٹوکیو میں منعقدہ استقبالیہ تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام معزز مہمانانِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی، رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ سب سے پہلے میں اس موقع پر اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے آج ہماری اس تقریب کی دعوت قبول کی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم ایک نہایت نازک اور خطرناک دور سے گزر رہے ہیں جبکہ دنیا کے حالات تشویش کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ انتشار اور فساد نے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے جو کہ دنیا کی امن و سلامتی کے لئے سخت خطرہ کا باعث ہے۔ اگر مسلمان دنیا کی طرف نظر دوڑائیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی حکومتیں اپنے ہی لوگوں کے خلاف بھیانک جنگوں میں مبتلا ہیں اور یہ خون ریزی اور بے معنی فساد ہر طرح سے ان قوموں کی ساکھ تباہ کر رہا ہے۔ اور دہشتگرد اس فساد کے نتیجہ میں حکومتوں میں پیدا ہونے والے خلا کا بھرپور فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور بعض علاقوں پر قبضے کر رہے ہیں اور وہاں اپنی نام نہاد حکومت اور قانون نافذ کر رہے ہیں۔ یہ لوگ وحشیانہ رنگ میں کام کر رہے ہیں اور ایسے سفاکانہ مظالم ڈھا رہے ہیں جن کا انداز بھی نہیں کیا جاسکتا۔ یہ لوگ صرف اپنے ممالک میں ہی نہیں بلکہ اب یورپ بھی پہنچ گئے ہیں اور ان مظالم کی حالیہ مثال پیرس میں ہونے والے حملے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر مشرقی یورپ میں روس، یوکرائن اور دیگر یورپین ممالک کے مابین دشمنی کی آگ بھڑکتی چلی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ حال ہی میں امریکہ کے جنگی بیڑا کی جنوبی چین کے سمندر میں دخل اندازی کی وجہ سے امریکہ اور چین کے درمیان موجود تناؤ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ پھر جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ بعض متنازعہ جزیروں پر جاپان اور چین کے مابین بھی عرصہ دراز سے اختلاف چلا آرہا ہے۔ پھر پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر بھی ایک مستقل دشمنی کی وجہ بنا ہوا ہے اور اس دشمنی میں کمی کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے۔ اسی طرح اسرائیل اور فلسطین کے درمیان کشیدگی نے بھی اس علاقہ کا امن تباہ کر دیا ہے۔ افریقہ میں بھی دہشت گرد گروپ بعض علاقوں میں طاقت اور اقتدار پکڑ گئے ہیں اور بڑے پیمانہ پر تباہی و بربادی کا باعث بن رہے ہیں۔ میں نے صرف چند ایک مسائل کا ذکر کیا ہے جن کا دنیا کو اس وقت سامنا ہے اور درحقیقت اس بدامنی اور فساد کی کئی اور مثالیں بھی ہیں۔ تو اس سے صرف یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ دنیا اس وقت فساد اور تباہی میں گھری ہوئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

موجودہ دور میں جنگ کا دائرہ کار گزشتہ ادوار کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ دنیا کے کسی ایک حصہ کے تنازعات صرف اس علاقہ تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ ان کے نتائج اور اثرات بہت دور تک پھیل جاتے ہیں۔ وسیع تر ذرائع ابلاغ نے دنیا کو ایک گلوبل ویلیج میں تبدیل کر دیا ہے۔ پہلے تو یہ ممکن تھا کہ جنگ صرف اُن لوگوں تک محدود رہے جو براہِ راست اس میں شامل ہیں۔ لیکن اب ہر جنگ اور ہر تنازعہ کے اثرات بلاشک وشبہ ساری دنیا پر پڑتے ہیں۔ درحقیقت میں تو کئی سالوں سے خبردار کر رہا ہوں کہ دنیا کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ ایک خطے میں ہونے والی جنگ کے اثرات دیگر خطوں میں بھی ظاہر ہو سکتے ہیں بلکہ ظاہر ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم بیسویں صدی میں ہونے والی گزشتہ دونوں عالمی جنگوں کی تاریخ دیکھیں تو ہم سب جانتے ہیں کہ اُس وقت کے ہتھیار اپنی جدّت اور تباہ کاری میں آج کل کے مہلک اور جدید ہتھیاروں کے مقابلہ پر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ لیکن اس کے باوجود کہا جاتا ہے کہ صرف دوسری جنگِ عظیم میں ہی تقریباً ستر ملین کے قریب لوگ مارے گئے تھے اور اِن ہلاک ہونے والوں میں اکثریت عام شہریوں کی تھی۔ اس لئے اب آئندہ ہونے والی ممکنہ تباہی و بربادی ناقابلِ تصور ہوگی۔ دوسری جنگِ عظیم کے وقت صرف امریکہ کے پاس جوہری ہتھیار تھے۔ گو کہ وہ بھی بہت زیادہ مہلک تھے لیکن موجودہ دور کے خطرناک جوہری ہتھیاروں کے مقابل پر کچھ بھی نہیں تھے۔ مزید یہ کہ اب صرف بڑی طاقتوں کے پاس نیوکلیئر بم نہیں ہیں بلکہ بہت سے چھوٹے ملکوں کے پاس بھی ہیں۔ جہاں بڑی طاقتیں شاید یہ ہتھیار بطور دفاع کے رکھے ہوئے ہیں وہاں اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ چھوٹے ملک ان ہتھیاروں کو روک کر رکھیں گے۔ ہم اس بات کو معمولی خیال نہیں کر سکتے کہ وہ کبھی بھی نیوکلیئر ہتھیار استعمال نہیں کریں گے۔ پس اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ دنیا اس وقت تباہی کے دہانے پر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسری جنگِ عظیم کے اختتام پر آپ کی قوم کو ایک اذیّت ناک اور بھیانک تباہی سے دوچار ہونا پڑا جب لاکھوں شہری نہایت سفّاکی کے ساتھ مار دیئے گئے اور آپ کے دو شہر ایٹمی حملہ کے نتیجہ میں مکمل طور پر تباہ ہو گئے جس نے انسانیت کا سر شرم سے جھکا دیا۔ اس المناک سانحہ کو دیکھ کر جاپانی لوگ کبھی نہیں چاہیں گے کہ یہاں جاپان میں یا دنیا میں کہیں بھی اس قسم کا حملہ دوبارہ ہو۔ آپ وہ لوگ ہیں جو نیوکلیئر ہتھیاروں کے بھیانک اور تباہ کن نتائج کو صحیح معنوں میں سمجھتے ہیں۔ آپ وہ لوگ ہیں جو جانتے ہیں کہ ان ہتھیاروں کے نتائج اور اثرات ایک نسل تک محدود نہیں ہوتے بلکہ ان کا اثر آنے والی نسلوں میں بھی جاری رہتا ہے۔ آپ وہ لوگ ہیں جو نیوکلیئر جنگ کی فقید المثال تباہی پر گواہی دے سکتے ہیں۔ اس لئے جاپان سے زیادہ امن اور تحفظ کی اہمیت کوئی اور ملک نہیں سمجھ سکتا۔ شکر ہے کہ جاپان نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور اب بہت ترقی حاصل کر چکا ہے۔ پس اپنے ماضی کے تجربہ کو مدِّنظر رکھتے ہوئے جاپان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بڑے افسوس کی بات ہے کہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد جاپان پر بعض پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ اس لئے جاپانی قوم کے لئے شاید مشکل ہو کہ وہ کوئی بڑا قدم اُٹھا پائیں یا دنیا کے حالات کو نئی شکل دے سکیں مگر پھر بھی آپ کا ملک عالمی اور سیاسی معاملات میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پس آپ لوگوں کو اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنا چاہئے اور ملکوں اور قوموں کے مابین قیام امن کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ امسال تاریخ کے اس اندھیرے باب کو ستّر برس ہو گئے ہیں جب ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرائے گئے جو آپ کی قوم کے لئے آفت، بدحالی اور ایک بڑی تباہی کا باعث بنے۔ اسی وجہ سے آپ نے ایسے میوزیم بنائے ہوئے ہیں جو اُس تباہی اور کشت وخون کی حقیقی تصویر کشی کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان ایٹمی بموں کے بعض اثرات آج بھی چل رہے ہیں۔ جاپانی لوگ آج بھی سمجھ سکتے ہیں کہ جنگ وجدل کس قدر خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ جس سانحہ سے آپ لوگ گزرے ہیں اس کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ جنگِ عظیم کے بعد جاپان پر نہایت ظالمانہ اور غیر ضروری پابندیاں عائد کی گئیں اور جنگ کی کئی دہائیوں بعد بھی یہ پابندیاں جنگ کے بھیانک نتائج کی مسلسل یاد دلاتی ہوں گی۔ جب جاپان کے خلاف ایٹمی ہتھیار استعمال کئے گئے تو جماعت احمدیہ مسلمہ کے اُس وقت کے سربراہ جو ہمارے دوسرے خلیفہ تھے نے ان حملوں کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ **ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اعلان کر دیں کہ ہم اس قسم کی خون ریزی کو جائز نہیں سمجھتے خواہ حکومتوں کو ہمارا یہ اعلان بُرا لگے یا اچھا۔** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا کہ 'ان باتوں کے نتیجہ میں **مجھے نظر آرہا ہے کہ آئندہ زمانہ میں جنگیں کم نہیں ہوں گی**'۔ اور آج ان کے یہ انذاری الفاظ بالکل سچ ثابت ہو رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گو کہ تیسری جنگِ عظیم کا باقاعدہ اعلان تو نہیں ہوا مگر درحقیقت عالمی جنگ تو شروع ہو چکی ہے۔ دنیا بھر میں مرد، عورتوں اور بچوں کو مارا جا رہا ہے، ان پر تشدد کیا جا رہا ہے اور ان کو انتہائی اذیّتناک اور دل شکستہ مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک ہمارا یعنی جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعلق ہے تو جہاں کہیں بھی دنیا میں ظلم ہو رہا ہو ہم نے ہمیشہ اس ظلم وستم کی علی الاعلان مذمت کی ہے۔ کیونکہ اسلامی تعلیمات یہ تقاضا کرتی ہیں کہ ہم ناانصافی کے خلاف آواز اُٹھائیں اور ان ضرورتمندوں کی جن پر ظلم کیا جا رہا ہے مدد کریں۔ میں پہلے بھی یہ ذکر کر چکا ہوں کہ کس طرح جماعت احمدیہ مسلمہ کے سربراہ نے دوسری جنگِ عظیم کے وقت جاپان کے خلاف ایٹم بموں کے استعمال کی مذمت کی تھی۔ اس کے علاوہ ایک بہت ہی معروف اور ممتاز احمدی مسلمان جن کا دنیا میں ایک مقام اور اثر ورسوخ تھا انہوں نے بھی جاپان اور اس کے لوگوں کا دفاع کیا۔ میری مراد سَر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہیں جو کہ عالمی سطح پر دیگر اعلیٰ عہدے رکھنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ بھی تھے اور بعد میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر بھی بنے۔ دوسری جنگِ عظیم کے بعد انہوں نے بعض بڑی طاقتوں کی مذمت کرتے ہوئے آواز اٹھائی کہ انہوں نے جاپان پر ناجائز پابندیاں لگائی ہوئی ہیں۔ 1951ء میں ہونے والی امن کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے پاکستانی وفد کے سربراہ کے طور پر کہا کہ جاپان کے ساتھ امن کا معاہدہ کسی انتقام یا ظلم کی بنیاد پر نہیں بلکہ انصاف اور مفاہمت کی بنیاد پر ہونا چاہئے۔ 'جاپان کے سیاسی وسماجی ڈھانچہ میں اصلاحات کا جو عمل شروع ہوا ہے وہ جاپان کے لئے روشن مستقبل کی امید لئے ہوئے ہے اور جس کی وجہ سے جاپان کا شمار دنیا کی دیگر امن پسند قوموں کے ساتھ ہوگا اور آنے والے دور میں جاپان ایک اہم کردار ادا کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان کے اس خطاب کی بنیاد قرآن کریم کی تعلیمات اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ پر تھی۔ حقیقی اسلامی تعلیمات کو بنیاد بناتے ہوئے انہوں نے کہا: کسی بھی جنگ کے فاتح کو ناانصافی کا سہارا نہیں لینا چاہئے اور مفتوح قوم پر ہرگز غیر ضروری پابندیاں عائد نہیں کرنی چاہئیں جو

ان کے مستقبل اور ترقی کو محدود کر دیں۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے یہ تاریخی بیان جاپان کے دفاع میں دیا کیونکہ بطور ایک احمدی مسلمان وہ صرف پاکستانی حکومت کی نمائندگی نہیں کر رہے تھے بلکہ سب سے پہلے وہ اسلام کی اعلیٰ تعلیمات کی نمائندگی کر رہے تھے۔

پس جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ آپ ہی وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی نسبت بہتر طور پر جنگ اور ظلم وستم کے اثرات کو سمجھتے ہیں۔ اس لئے جاپانی حکومت کو ہر سطح پر اور ہر ممکن طریق سے ظلم، بربریت اور ناانصافی کا مقابلہ کرنے اور روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انہیں اس بات کو **کا یہاں جاپان میں بھی بہت اثر ہوا ہے۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ براہ راست اس صورتحال سے متاثر نہیں ہیں۔ یہاں کی صورتحال مختلف ہے لیکن ایک انسان ہونے کے ناطے آپ کے بھی جذبات وہی ہیں جو اس واقعہ سے متاثر ہونے والوں کے ہیں۔ اور اس واقعہ کو condemn کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یورپ میں حالات مختلف ہیں۔ یورپین لوگ اب مسلمانوں سے خوف کھاتے ہیں۔ مسلمان یورپ میں پرابلم کا سامنا کر رہے ہیں اور یہ اُن چند دہشتگرد لوگوں کی وجہ سے ہے جنہوں نے اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے۔ ہم اس واقعہ کو condemn کرتے ہیں اور اس کا اسلام کی پُر امن تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔

☆ **ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ** یورپ میں ہم احمدیوں کو پرابلم کا سامنا نہیں ہے۔ ابھی دو روز قبل برٹش پارلیمنٹ میں ایک ممبر پارلیمنٹ Margaret Ferrier ہمارے حق میں بولی ہیں کہ احمدی لوگ نہ صرف اس ملک میں معاشرہ کا اہم حصہ ہیں بلکہ ہر سال برٹش چیرٹی کے لئے ہزاروں پاؤنڈ اکٹھے کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے پیرس میں ہونے والے دردناک حملوں کی مذمّت کی ہے۔ حقیقی اسلام امن کا مذہب ہے اور احمدی مسلمان اپنی روزمرّہ زندگیوں میں اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور ان کا یقین ہے کہ ہر معاملہ کا پُر امن حل نکالنا چاہئے۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ بعض دیگر مسلمان اسلام کی غلط تصویر پیش کر رہے ہیں۔ احمدی مسلمان پیار، محبت، برابری اور ملک کے ساتھ وفاداری اور امن کا پرچار کرتے ہیں۔ ان کا ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس برٹش ممبر پارلیمنٹ کے بیان کے بعد ہوم سیکرٹری Theressa May نے اُس کے بیان کی تائید کی اور کہا کہ مارگریٹ صاحبہ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ احمدی لوگ معاشرے کے لئے بہت اچھا نمونہ ہیں۔ یہ لوگ جن اقدار کو پیش کرتے ہیں اس پر خود عمل بھی کرتے ہیں اور ان کو اپنے معاشرہ کا حصہ بناتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو لوگ ہمیں جانتے ہیں وہ ہمارے بارہ میں اچھے خیالات رکھتے ہیں۔ صرف مسلمان ہی ہمارے خلاف ہیں کیونکہ ہم اُس قسم کے جہاد کے قائل نہیں ہیں جس کے یہ لوگ قائل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جاپان میں بھی وہ مسلمان جو پاکستان سے آتے ہیں یا دوسرے ممالک سے آتے ہیں وہ ہمارے خلاف ہیں۔ اگر ان کو یہاں کوئی موقع ملے گا تو وہ ہماری مخالفت ہی کریں گے۔

☆ **جرنلسٹ نے آخری سوال یہ کیا کہ اس دورہ پر آپ کا جاپانیوں کے لئے کیا پیغام ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہی پیغام ہے کہ دنیا میں امن و سلامتی کے لئے کوشش کریں۔ دنیا جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جاپانی قوم اس صورتحال کو صحیح طرح Realize کرسکتی ہے۔ جاپانی عوام اور حکومت کوشش کرے کہ دنیا میں امن قائم رہے اور تیسری جنگ عظیم کی صورتحال پیدا نہ ہو۔

انٹرویو کا یہ پروگرام دو بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔